

باب-79

خطرات

☆ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ -

ترجمہ: (میں اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں) وسوسے (اور خطرات ڈالنے) والے شر سے ، جو پیچھے ہٹ جائے۔ (سورۃ النّاس: آیت 4)

سوالک جب راہِ حق میں قدم رکھتا ہے اور نیک عمل کا ارادہ کرتا ہے اور ذکر و شغل کے ذریعہ اپنے لیے تہذیبِ نفس یعنی self-refinement کا خواہش مند ہوتا ہے تو اس کے دونوں دشمن یعنی شیطان اور خود اس کا اپنا نفس، جو گھات میں بیٹھے ہیں اس کو راہِ حق سے پھیرنے اور نیک عمل سے روکنے میں کوشاں ہو جاتے ہیں۔ یہی خطرات ہیں۔

وسوسہ دل میں آتا ہے لیکن وہ چلا بھی جاتا ہے تو اسے 'خطرہ' کہتے ہیں۔ مگر جب کسی چیز کا پختہ ارادہ کر لیتے ہیں تو پھر وہ خطرہ نہیں رہتا بلکہ 'عزم' بن جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ خطرہ قابلِ معافی ہے لیکن عزم ناقابلِ معافی۔ اگر کسی نے عزم تو کیا لیکن بعد میں کچھ واقعات ایسے مانع آگئے کہ اس کے اس عزم کو عملی جامہ نہ پہنایا جاسکتا ہے بھی وہ عزم، قابلِ گرفت ہے۔ مگر ایسا ارادہ جس پر عمل بھی کیا جاتا ہے تو یہ صریحاً گناہ ہے۔ یوں دوسرے خطرے سے تیسرا خطرہ بدتر ہے۔ اس تیسرے خطرے کے لیے تو اللہ تعالیٰ ہی اَرْحَمُ الرَّحِمِینَ ہے۔

❖ خطرات چار قسم کے ہوتے ہیں۔

(1) خطرہ شیطانی: اس کا کام ہے اللہ تعالیٰ سے بد عقیدہ کرنا۔ اُس کی یاد سے روکنا۔ اور لہو و لعب میں ایسا مشغول کر دینا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کر سکے۔ یہ خطرہ، بے صبری، بے توکلی اور تقدیر الہی سے نارضا مندی پر بھڑکاتا ہے۔

(2) خطرہ نفسانی: کھانا پینا، شادی کرنا، اور آرام سے رہنا۔ بس یہی اس کا مقصد رہتا ہے۔ چونکہ نفس کا مطالبہ فطری ہوتا ہے اس لیے ہزار ہٹائیں یہ خطرہ ہٹتا نہیں۔ شیطان نفس سے سازش کر لیتا ہے اور مقاصدِ نفس ناجائز و مسائل سے حاصل کرنے پر اکساتا ہے۔ نفس ایک قسم کا جانور ہے۔ بہیمی صفت ہے۔ اس کو جائز، ناجائز سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ بس وہ چاہتا ہے کہ جس طرح ہو اس کا مقصد پورا کیا جائے۔ مگر نفس میں قابلِ تعریف وصف یہ بھی ہے کہ اچھی تربیت کرو تو اچھا بھی ہو جاتا ہے۔ جس چیز کی عادت ڈالی جائے پھر وہ اس کے موافق کام کرے گا۔ چند روز نماز کی عادت کیجئے۔ پھر دیکھئے کہ نماز کا وقت آیا اور نفس مستعد اور prompt ہو گیا۔ چند روز تہجد کو اٹھیے، پھر ہو گا یہ کہ وقت آیا اور آنکھ کھل گئی۔

(3) خطرہ ملکی: جس طرح شیطان، انسان کو گمراہ کرنے میں کمر بستہ ہے، اسی طرح فرشتہ نیک مشورہ دینے میں سرگرم رہتا ہے۔ یہ بُرائیوں سے روکتا ہے۔ بھلائی کو بھلائی اور بُرائی کو بُرائی دکھاتا ہے۔

(4) خطرہ رحمانی: یہ الہاماتِ ربانی ہیں۔ اس خطرے سے اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ رضا و تسلیم کی عادت ہوتی ہے۔ ایمان قوی ہوتا ہے۔

شیطان کے اور نفس کے خطرات کی وجہ سے 'نفسِ امارہ' پیدا ہوتا ہے۔ خطرہ ملکی کے سبب وہ 'نفسِ لوامہ' ہو جاتا ہے۔ خطرہ رحمانی، معارفِ الہیہ سے مالا مال کر دیتا ہے۔ اس وقت وہ 'نفسِ مطمئنہ' بن جاتا ہے۔ خطرہ رحمانی دل میں ایسے آتا ہے جیسے مالک اپنے مکان میں اطمینان سے داخل ہوتا ہے۔ جب کہ شیطانی خطرہ، دل میں ایسے آتا ہے جیسے چور کسی بادشاہ کے محل میں گھسے۔ یعنی ایک قدم آگے بڑھتا ہے اور پھر ڈر کر پیچھے ہٹتا ہے۔ یہی معنی ہیں "الْحَتَّاسِ" کے۔

شیطانی و نفسانی خطرات سے بچنے کا ایک اہم اور بنیادی اصول "نظر بر قدم، خلوت در انجمن" ہے۔ یعنی ہمیشہ نیچی نگاہ رکھو، ادھر ادھر نہ دیکھو۔ یاد رکھو انسان کی صورت میں بڑی دلکشی ہے۔ جس کو دیکھو گے اس کی صورت آنکھوں سے دل میں آجائے گی۔ چاروں طرف دیکھتے رہو گے تو دل پریشان ہو جائے گا۔ پھر خاطر جمعی (satisfaction) کہاں سے حاصل ہوگی۔ انسان کی صورت آفت ہے، قیامت ہے۔ فقیر کہتے ہیں کہ انسان کا سر، تصویرِ رحمن ہے۔ ساتوں صفات اسی میں ہیں۔ حیات اس میں ہے۔ علم اس میں ہے۔ سب تو سب اُنس و محبت بھی اسی میں ہے۔

لال ڈورے ہیں بند پائے نظر
صید کرتی ہیں یار کی آنکھیں

چند روز اپنی نظر کی حفاظت کرو اور دوسروں کی نظر سے بچو۔ جب دل ایک نقطہ پر قائم ہو جائے تو حقیقت سامنے آجائے گی۔ پھر کوئی چیز نقصان دہ نہیں ہوگی۔ غیریت (یا بیگانگی) نہ رہے گی تو پریشانی کیوں کر آئے گی۔ جس کو دیکھو گے عینیت (یا اپنے پن) کی عینک سے دیکھو گے۔

دیکھو! ایک اور چیز ہے۔ قسم قسم کے کھانے نہ کھاؤ۔ یہ کھانوں کی رنگارنگی، خیالات میں پرانگندگی لاتی ہے۔ سوچو کہ 'مرکب کھاؤ گے تو توحید کہاں سے پاؤ گے۔'؟ --- پلاؤ خود مرکب ہے۔ اس کے ساتھ شیرمال، قورمہ، دم کا گوشت، تلا ہوا مرغ، تلی ہوئی مچھلی اور کباب وغیرہ ہیں تو دوسری طرف فیرنی، پڈنگ، خوبانی کا میٹھا اور ڈبل کا میٹھا ہے۔ آخر یہ کیا ہے۔۔۔؟ آخر کتنا کھاؤ گے؟ پیٹ میں کچھ سانس لینے کے لیے تو جگہ چھوڑو۔۔۔ ایک صاحب سے کہا گیا کہ کھانا بہت کھا چکے ہو اب کچھ چورن کھا لو۔ جو اب دیتے ہیں چورن کے لیے جگہ ہوتی تو اعظم شاہی میٹھانہ کھا لیتا۔۔۔!

دفع خطرات میں یہ بھی ایک مجرب (tried & proven) صورت ہے کہ تمہیں کیسا ہی بے ضرورت خیال آئے، بے وقت آئے، بے کار سے بے کار خیال ہی آجائے، تو وقت کی ضرورت کے نام پر کسی موافق اور اچھے خیال کو طلب کرو۔ اور خود کو بُرے خیال سے بچانے کی دعا کرو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ، تم مجھ سے دعا کرو میں اس کو قبول کرتا ہوں، (سورۃ المؤمن / منافق: آیت 60)۔

❖ علاوہ ازیں، دفع خطرات کے مزید مجرب طریقے درج ذیل ہیں۔

(1) جب خطرات کثرت سے آئیں تو اپنی حالت کو بدلو۔ یعنی بیٹھے ہوئے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہو تو چلو یا بیٹھ جاؤ۔ اس کا اصل اصول "حرکت" ہے۔

(2) جب تمہارے دل میں کوئی خطرہ آئے تو خیال میں اس سے بھاگو۔ تھوڑی دیر میں خطرہ پیچھے رہ جائے گا۔ اور تم اس سے نکل جاؤ گے۔ دوسری صورت یہ بھی ہے کہ تخیل میں یہ سمجھو کہ خطرہ مجھ سے بھاگ رہا ہے۔ اس سے بھی خطرہ رفع ہو جائے گا۔

(3) کوئی خطرہ آئے تو تم کہو کہ "آپ ہم کو یوں پریشان کریں گے تو پھر ہم کو پناہ کہاں ملے گی"۔

(4) سانس کو زور زور سے باہر کی جانب چھوڑو۔

(5) جب خطرہ آئے تو بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ "اچھا آپ تشریف لائے ہیں۔۔! آپ لاکھ صورتیں بدل

بدل کر آئیں لیکن میں تو آپ کو پہچانتا ہوں"۔

جس رنگ میں آؤ کچھ نہیں ہے پرواہ اس ناز و ادا سے تم کو پہچانتا ہوں

(6) سورۃ ابراہیم کی آیت 19 اور 20 سے، اِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ - وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ، (یعنی اگر وہ چاہے تو تم کو نیست و نابود کر دے اور ایک نئی مخلوق کو لائے۔ اور یہ خدا پر کوئی دشوار نہیں) پڑھنے سے بھی خطرات کم ہوتے ہیں۔

(7) یا سورۃ النساء کی آیت 78 سے، قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ (کہدو! یہ سب خدا کی طرف سے ہے) پڑھیں۔

(8) یا سورۃ الرعد کی آیت 28، الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ، (وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اور ان کا دل یادِ خدا سے مطمئن رہتا ہے، یاد رکھو کہ دلوں کو صرف یادِ خدا سے اطمینان نصیب ہوتا ہے) پڑھ کر اللہ، اللہ کا ضرب دل پر لگائیں۔

(9) اس کے علاوہ یا فَهَارُ کے پڑھنے سے بھی وسوس جل جاتے ہیں۔ مگر اسے کسی عالم سے اجازت لے کر پڑھنا چاہیے۔ ورنہ اختلاجِ قلب (heart trouble) ہو جاتا ہے۔

(10) يَا خَلَّاقُ، يَا فَعَّالُ، اور يَا مُصَوِّرُ پڑھیں۔

(11) اکثر حضرات کو تخیلات کی بُری عادت رہتی ہے۔ اس کے لیے انھیں، آنے والے دو دنوں کا ایک تفصیلی نظام العمل طے کر لینا چاہیے۔ اگر کسی تصفیہ شدہ بات کا خیال آنے لگے تو دل میں کہیں کہ "بے فائدہ پھر وہی خیال کیوں آیا"۔؟

(12) جہاں کوئی یہ خیال آئے کہ مجھے یہ چاہیے تو فوراً اس کو دعائیں تبدیل کر لیں۔ دعا، مخ العبادۃ ہے۔ فوراً خطرات بند ہو جائیں گے۔

(13) مگر سب طریقوں سے بہتر وہ طریقہ ہے کہ جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ ہے استعاذہ۔ استعاذہ بھی دعا ہے اور دعا، مخ العبادۃ۔ بندے ہو تو اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کرو۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، کہہ کر اپنے مالک کی پناہ میں آجائیں۔ وہ تم کو بالکل کافی ہے۔ وہی مستجب الدعوات ہے۔ اس کے دامنِ رحمت میں پناہ لو گے تو تم کو کون ستا سکتا ہے؟ تم کو کون گمراہ کر سکتا ہے؟